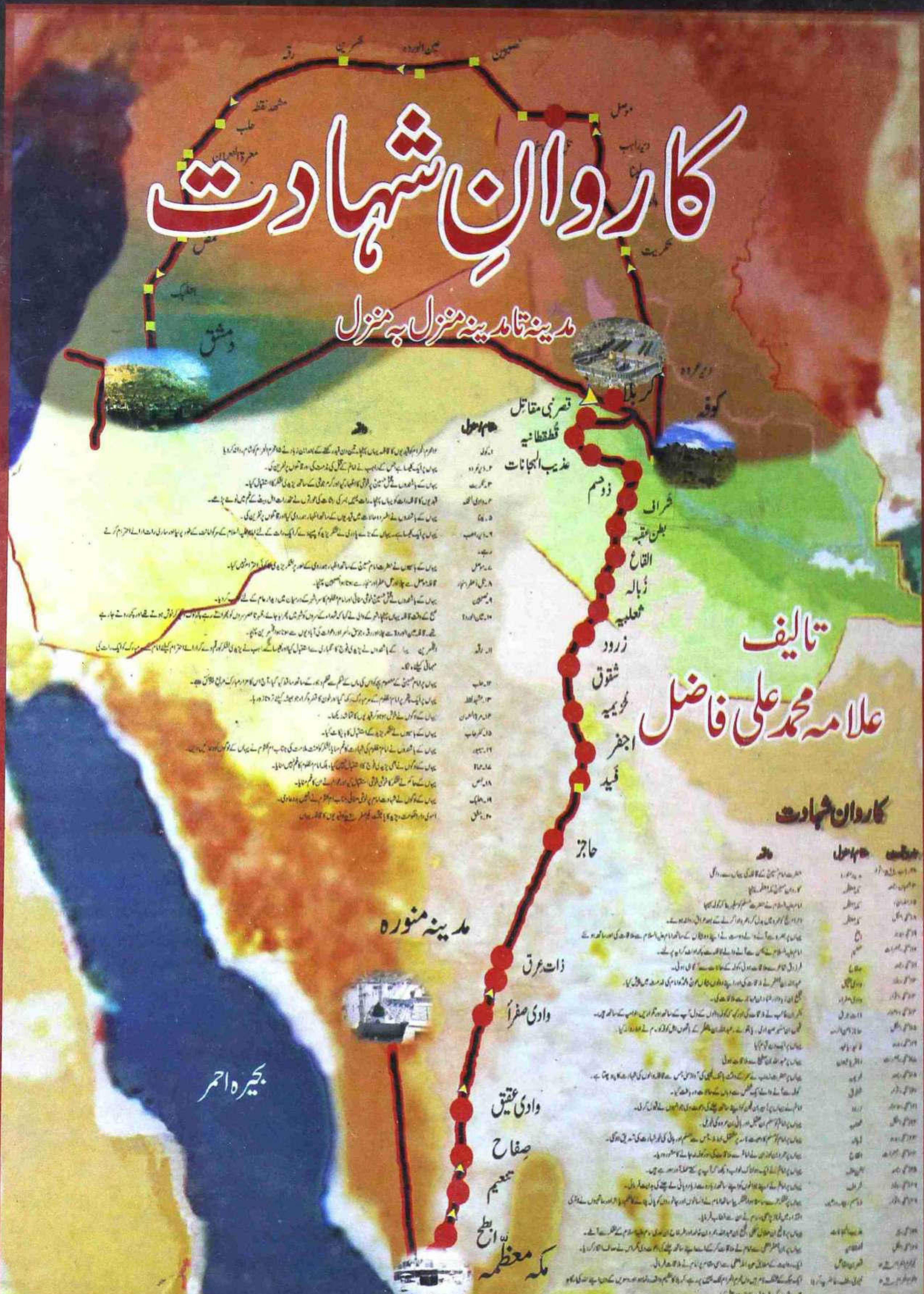


کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
موصل
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّهدآء ابوعبد الله الحسین علیه السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

میقات ہے۔ یہاں پر آپ ۱۴/ذی الحجہ بروز پیر پہنچے اور اسی جگہ پر بُشر بن غالب نے جو عراق سے آ رہا تھا امام علیہ السلام سے ملاقات کی۔

ابن نما نے نقل کیا ہے کہ حضرت امام عالیمقام علیہ السلام نے اس سے عراق کے حالات دریافت کیے تو اس نے عرض کی:

''وہاں کے لوگوں کے دل آپ کے ساتھ مگر تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں'' یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا:

''صَدَقَ اَخُوبَنِی اَسَد، اِنَّ اللّٰہَ یَفعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیْدُ'' برادر اسدی نے سچ کہا ہے یقیناً خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو ارادہ کرتا ہے اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

جبکہ (البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۸۳، بحار الانوار جلد ۲۲ ص ۲۰۹ میں ہے کہ) اس موقع پر ''ریاش'' نے پوچھا آقا آپ نے ایسے موقع پر مکہ چھوڑ کر عراق کا سفر کیوں اختیار فرمایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

''اِنَّ ھٰؤُ لَآءِ اَخَافُوْنِیْ وَھٰذِہٖ کُتُبُ اَھْلِ الْکُوفَۃِ وَھُمْ قَاتِلِی، فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ وَلَمْ یَدْعُوْا لِلّٰہِ مُحرّماً اِلَّاانْتَھَکُوْہُ بَعَثَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مَنْ یَّقْتُلُھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا اَذَلّ مِنْ قَوْمِ الْاَمَۃِ''

بنی امیہ نے مجھے خوف میں مبتلا کر دیا ہے، اور ساتھ ہی یہ اہلِ کوفہ کے خطوط ہیں جواب میرے قتل کی ٹھانے ہوئے ہیں، اگر وہ ایسا کریں گے اور خدا کی مقرر کردہ حرمت کی ہتک کریں گے تو خداوند عالم ان پر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو انہیں اس حد تک موت کے گھاٹ اتارے گا کہ قوم اَمَہ سے بھی زیادہ ذلیل ورسوا ہوں گے۔

۷۔ الحاجز ــــ بطن الرُّمۃ ــــ
(منگل ۱۵/ذی الحجہ ۶۰ ھ)

(کتاب مراصد الاطلاع جلد ۲ ص ۶۳۴ میں ہے) کہ ''بطن الرمۃ'' مدینہ کے راستے پر واقع ہے اور یہاں سے بصرہ اور کوفہ کی راہیں جدا ہوتی ہیں۔

جبکہ (انساب الاشراف جلد ۳ ص ۱۶۷، طبری جلد ۷ ص ص ۲۸۹، البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۶۸) میں مرقوم ہے کہ، اس منزل پر حضرت امام حسین علیہ السلام نے قیس بن مسہر صیداوی یا بقولے عبداللہ بن یقطر کو خط دے کر اہل کوفہ کی طرف

روانہ فرمایا، جبکہ بظاہر ابھی تک آپؑ کو جناب مسلم بن عقیل کی شہادت کی اطلاع نہیں ملی تھی، خط کا مضمون یہ تھا۔

"اَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ وَرَدَ عَلَیَّ کِتَابُ مُسْلِمِ بْنِ عَقِیْلٍ یُخْبِرُنِی بِاِجْتِمَاعِکُمْ عَلٰی نَصْرِنَا وَالطَّلَبِ بِحَقِّنَا ، فَسَأَلْتُ اللّٰہَ اَن یُّحْسِنَ لَنَا الصُّنْعَ وَیُثِیْبَکُمْ عَلٰی ذَالِکَ اَعْظَمَ الْاَجْرِ ، وَقَدْ شَخَصْتُ اِلَیْکُمْ مِن مَّکَّۃَ یَوْمَ الثُّلَثَآءِ لِثَمَانٍ مَّضَیْنَ مِن ذِی الْحِجَّۃِ ،فَاِذَا قَدِمَ عَلَیْکُمْ رَسُوْلِیْ فَانْکَمِشُوْا فِی اَمْرِکُمْ فَاِنِّیْ قَادِمٌ فِی اَیَّامِی ھٰذِہٖ"

بعد از حمد و ثنا، میرے پاس مسلم بن عقیل کا خط پہنچا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آپ لوگ ہماری نصرت کیلئے مجتمع اور ہمارے لئے ہمارا حق طلب کرنے کیلئے یکجا ہو چکے ہیں، میری اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ ہمارے لئے بہتری کے سامان مہیا کرے اور تمہیں اس بات پر عظیم اجر عطا فرمائے، خلاصۃ الاحوال یہ کہ میں مکہ معظمہ کو ۸ / ذی الحجہ بروز منگل سے چھوڑ کر تمہاری طرف چل پڑا ہوں، جونہی میرا قاصد تمہارے پاس پہنچے تو تم فوراً ہی اپنے معاملات درست کر لو میں بھی انہی دنوں پہنچ رہا ہوں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قیس بن مسہر صیداوی کا ماجرا:

(کتاب الفتوح جلد۵ ص ۱۴۷) میں ہے کہ، قیس بن مسہر بن خالد صیداوی کا تعلق ایک شریف خاندان سے تھا بذات خود غیور اور شجاع شخصیت کے مالک تھے آپ امام علیہ السلام کا خط لے کر فوراً کوفہ چل پڑے، جب قادسیہ پہنچے تو چونکہ ابن زیاد کی طرف سے ملک کے چاروں طرف جاسوس پھیلا دیئے گئے تھے لہٰذا اس مقام پر ابن زیاد کے جاسوسوں نے انہیں گرفتار کر کے ان کی تلاشی لی تو انہوں نے مجبوراً امامؑ کے خط کو پارہ پارہ کر دیا تا کہ کسی کو خط کے مضمون کا پتہ نہ چل سکے، چنانچہ ان لوگوں نے خط کے ٹکڑوں کو جمع کیا اور مسہر کو گرفتار کر کے ابن زیاد کے پاس کوفہ بھیج دیا۔

ابن زیاد نے ان سے پوچھا: "تم کون ہو؟"

کہا: "امیر المومنین حسین بن علیؑ کا ایک شیعہ ہوں"

پوچھا: تم نے خط کو کیوں پھاڑا؟

کہا: اس لئے کہ تم اس کے مضمون سے آگاہ نہ ہو سکو۔

پوچھا: خط کس نے لکھا اور کس کے نام تھا؟

کہا: خط تو حسین علیہ السلام نے کوفہ کے کچھ لوگوں کے نام لکھا تھا، جنہیں میں نہیں جانتا،

یہ سن کر ابن زیاد آگ بگولہ ہوگیا اور چیخ کر کہا:

''خدا کی قسم تمہیں اس وقت تک ہرگز نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تم ان لوگوں کے نام نہیں بتاؤ گے، یا پھر منبر پر جا کر حسینؑ اور ان کے والد اور بھائی کو سب و شتم کرو، اس طرح تم بچ سکتے ہو ورنہ تلوار کے گھاٹ اتار دوں گا، قیس نے کہا: چونکہ میں ان افراد کے نام نہیں جانتا لہٰذا تمہاری دوسری شرط قبول ہے، ابن زیاد نے سمجھا کہ قیس موت سے ڈر گیا ہے اس لئے دوسری شرط کو قبول کر لیا، اس نے حکم دیا کہ تمام اہل کوفہ، شہر کی مسجد اعظم میں اکٹھے ہوں تا کہ امام حسین علیہ السلام کے قاصد قیس بن مسہر صیداوی کی زبانی بنی امیہ کی تعریف سنیں۔

سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی اور قیس منبر پر آ گئے، سب سے پہلے انہوں نے اللہ جل شانہ کی تعریف کی اور حضرات محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجا، اس کے بعد عبید اللہ، اس کے باپ زیاد اور تمام ارکان حکومت کے چھوٹے اور بڑے افراد پر رحمت سے دور رہنے کی دعا کے بعد بلند آواز سے کہا:

''لوگو! حضرت حسین بن علی علیہ السلام اللہ کی بہترین مخلوق اور حضرت رسول خدا (ص) کے نواسے اور فاطمۃ الزہراؑ کے لختِ جگر ہیں، میں انہی کا قاصد ہوں، میں اثناء راہ میں ان کا خط لے کر تمہارے پاس آیا ہوں تا کہ ان کا پیغام تم تک پہنچاؤں، لہٰذا تم ان کے پیغام پر لبیک کہو''

ابن زیاد کے نوکروں نے سارا ماجرا اس کو بتایا، چونکہ اس کا منصوبہ مکمل طور پر ناکام ہو چکا تھا، لہٰذا غصے میں پاگل ہوگیا اور چیخ کر کہا: ''اسے دار الامارہ کی چھت پر لے جا کر زمین پر پھینک دو''

نوکروں نے اس کے فرمان پر عمل کیا اور اس مظلوم کو چھت پر سے نیچے گرا دیا، جس کی وجہ سے اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور وہ جامِ شہادت نوش کر کے راہی بہشتِ بریں ہوئے۔

چنانچہ جب مسہر کی خبر شہادت امام حسین علیہ السلام تک پہنچی تو آپ سخت غمگین ہوئے اور باچشم گریان فرمایا:

''اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا وَلِشِیْعَتِنَا مَنْزِلًا کَرِیْمًا عِنْدَکَ، وَاجْمَعْ بَیْنَنَا وَاِیَّاھُمْ فِیْ مُسْتَقَرِّ رَّحْمَتِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ''

بار الہا! تو اپنے پاس ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لئے معزز جگہ قرار دے، اور اپنی رحمت کے جوار میں ہمیں اور انہیں جگہ عطا فرما، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔